

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عیعہ

قیمت سالیانہ معہ محصول سے

نمبر ۷ جلد ۹ | لودیانہ ۱۷ فروری ۱۸۸۱ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

ایوبخان اور روسی جنرل سے برابر خط وکتابت جاری ہی = سردار عبداللہ جان اور محمد ہاشم خان معہ چھ ہزار آدمیوں اور ۴ توپوں کے فرح میں مقیم ہی = جنرل حیدر خان کا ایک بھائی سیمنہ کیطرف جا رہا ہی = نخبتہ خبر آئی ہی کہ امیر نے روسی قاصد کی بڑی تواضع و تکریم کی ہی = شیرپور کی چھاونی میں جو کابل کے متصل ہی امیر کی طرف سے بڑا جنگی سامان جمع ہوا ہی = جلال آباد کے فرقوں نے پھر فساد برپا کرنا شروع کر دیا ہی = کابل کی سڑک پھر زیادہ خطرناک ہو گئی ہی = ایوبخان معہ رجمنٹوں کے ہرات میں موجود ہی = محمد حیات خان پر جو الزام لگائے گئے ہیں انکی تحقیقات پشاور میں ہو گی = روس نے جو خفیہ طور سے امیر شیر علیخان سے خط وکتابت کی تھی وہ ظاہر ہو گئی ہی اور لنڈن میں شایع کی گئی ہی = ایک اخبار کا بیان ہی کہ ۵ مارچ کو مہاراجہ میسور تخت نشین ہو گئے = ٹرنسوال پر ایک سخت جنگ ہونیوالا ہی = روسیوں کا ارادہ ہی کہ امیر عبدالرحمان کو انگریزوں سے پھیر لینا چاہئے = یونان نے اپنے علاقہ میں اس مضمون کا اشتہار جاری کر دیا ہی کہ ہم روم پر اسواسطے حملہ کرتے ہیں کہ اُسنے ہمارا حق ہمکو نہیں دیا ہی = تمام ہندوستان کی مردم شماری آج رات کو ہو گی = وزیر جنگ عثمان باشا کا ارادہ ہی کہ ایک لاکھ ۳۵ ہزار فوج کو فی الفور یونان پر دھکیل دیا جاوے = امریکہ کی جو مردم شماری ہوئی ہی اُس سے معلوم ہوا کہ امریکہ میں پچاس کروڑ آدمی آباد ہیں = کل ہندوستان کے ڈاکخانوں میں آٹھ کروڑ خطوط کی سالانہ آمد ورفت ہوتی ہی = جو ریل لودیانہ سے فیروزپور کو جائے گی اُسکا کام بہت جلد شروع ہونیوالا ہی = خبر ہی کہ بنگلور ملک میسور پر انگریزی قبضہ رہیگا = چین والے فوجی تیاری میں اسواسطے مشغول ہیں کہ روس سے علاقہ کلجا بروز شمشیر لے لیا جاوے = افغانستان میں جو دو شخص مولوی عبدالقادر کے خطوط لئے پھرتے تھے گرفتار ہو کر کابل کو روانہ کئے گئے = معلوم نہیں کہ قندھار کی طرف باربرداری کا سامان پھر کیوں روانہ کیا جاتا ہی = اخبار علیگڈہ بحوالہ دہلی گزٹ لکھتا ہی کہ میواڑ میں قوم بھیمنا کے لوگ باغی ہو گئے ہیں۔ معلوم نہیں کس سے = خبر ہی کہ جن لوگوں کے اونٹ جنگ افغانستان میں بلاقیمت لئے گئے اور مر گئے انکو اب قیمت ملے گی = لنڈی کوتل میں ابھی کچھ عرصہ تک فوج کا قیام رہیگا = دہلی سے پلٹن نمبر ۳۳ کو حکم ملا ہی کہ فوراً استھال کو روانہ ہو = پشاور میں ان دنوں بڑا قحط پڑا ہوا ہی گندم فی روپیہ ۷۔ آثار اور آٹا ۵۔ آثار اور گوشت فی سیر آٹھ آنہ کا نرخ ہی

نور افشاں

لنڈن کی ایشیاٹک سوسیٹی کے حال کے ایک جلسہ میں پروفیسر ڈوسن نے ایک مضمون ہندوستانی الف بے کی نسبت پڑھا جسمیں صاحب موصوف نے اُن مختلف رایوں پر غور کیا جو اِس معاملہ کی نسبت ڈاکٹر ویبر اور ڈاکٹر بزل اور پروفیسر میکس ملیر اور پروفیسر ای طامس اور دیگر اشخاص نے ظاہر کی ہیں اور اپنی یہہ قطعی رائے ظاہر کی کہ ہندوستانی الف بے دراصل ہندوستان ہی کی ایجاد ہی کہ اصلی الف بے موجود نہیں ہی۔ صاحب موصوف نے بیان کیا کہ جنرل کنگھیم اور مسٹر طامسن نے اِس رائے کی تائید میں صاف صاف اپنی رائے ظاہر کی تھی۔ صاحب موصوف نے یہہ خیال ظاہر کیا کہ تحریر کا فن اُس زمانہ سے مدت پہلے جبکہ ہندوستان میں الف بے کی کوئی علامت ایجاد کی گئی ہو معلوم تھا اور غالب ہی کہ اُسکا پہلا خیال غیر ملکوں سے اُس ملک میں آیا ہو +

صاحب پٹیالہ اخبار نے بحوالہ اخبار مدراس لکھا ہی کہ آخر کار گورنمنٹ نے قرار دیا ہی کہ عہدہ پرنسپل کمشنری موقوف کرے مگر ہمکو اسبارے میں کسی سرکاری خبر سے امر مذکورہ بالا معلوم نہیں ہوا۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ اخبار مذکور کو صرف خواہش کی وجہ سے یہہ خیال پیدا ہوا ہوگا ورنہ ابھی اِس امر کے خبر کی کچھہ اصل نہیں ہی +

گورنمنٹ ہند نے حکم دیا ہی کہ جو افسر برضا و رغبت استعفا دیدے تو وہ مستحق نہیں ہی کہ سرکاری مصارف سے انگلستان جا سکے یہہ فیصلہ حال میں ہوا ہی پہلے افسر جا سکتے تھے لیکن اب قطعی ممانعت ہی +

گورنمنٹ گوا نے ۱۵ جنوری سنہ ۱۸۸۱ء کو حکم جاری کیا ہی کہ زبردستی لڑکے اور لڑکیونکو جنکی عمر سات برس سے بارہ برس تک ہی تعلیم دیجائیگی + ہم اُمید کرتے ہیں کہ اگر سرکار گوا نے ایسی ہی کوشش کی تو چند روز میں وہاں تعلیم کا خوب چرچا ہو جائیگا +

ایک چٹھی منجانب سکرٹری اسٹیٹ ہند موسومہ والیسرائے ہند مورخہ ۲۱ مئی میں لارڈ موصوف معترض ہیں کہ کابل اور قندھار کی جداگانہ ریاست قایم نہ ہو ولیسرائے کو ہدایت کرتے ہیں کہ امیر افغانستان کو بطور سابق اطمینان دیں کہ امیر موصوف بعد چند شرایط کے برٹش اعانت پر بھروسہ کریں اور اُسوقت جبکہ اُن پر بغیر ستائے ہوئے کے کوئی حملہ کرے۔ چٹھی میں یہہ بھی لکھا ہی کہ برٹش ایجنٹ ضرور امیر کے پاس مقرر نہ ہو ہندوستانی ایلچی سے کام لیا جا سکتا ہی اگر ممکن ہی تو ہرات متحدہ افغانستان میں شریک ہونا چاہئے۔ ایک چٹھی مورخہ ۲۳ ستمبر میں صاحب سکرٹری اسٹیٹ ہند کی رائے ہی کہ کابل میں ہندوستانی سفیر کا رہنا گورنمنٹ ہند اور امیر کابل میں دوستی کو استحکام دینے کے لئے کافی ہوگا۔ گورنمنٹ ہند سے اُمید کیجاتی ہی کہ جلد تر اِس کا سرِ دائی کو پورا کرے +

کابل سے خبر معلوم ہوئی کہ امیر عبد الرحمان خان کوشش کر رہے ہیں کہ جو نقل بندوقیں امیر شیر علی خان کے سپاہیوں کے پاس تھیں جمع ہوں سپاہی بھرتی ہو رہے ہیں کابل میں اب پانچ ہزار فوج بیدل جمع ہو گئی ہی پرانی فوج کی جو نوکری کرنا چاہتے ہیں خوشی سے نوکر رکھے جاتے ہیں اور جو سپاہی نوکری نہیں کرتے اور نہ بندوقیں دیتے ہیں وہ اسقدر ستائے جاتے ہیں کہ آخر کو بندوقیں دیتے ہیں +

آجکل بریچ لوڈنگ بندوقیں کارخانے میں اور تیار ہو رہی ہیں۔ عبد الرحمان خان پشاور آنے کا ابھی تک ذکر کرتے ہیں یقین ہی کہ جنرل محمد جان کو اُنکے ہمراہ آنیکا نیوتہ ہی + لیکن محمد جان کہتے ہیں کہ میں خبر کے اُسی پار رہونگا۔ امیر کئی روز سے علیل تھے اور اب بھی دربار ہو نہیں آتے اور امور انتظام پر غور نہ کرنے میں بیماری ہی کا عذر کرتے ہیں حالت شہر کابل کی نہایت غیر قابل تسکین ہی سڑکوں پر برابر لوٹ مار ہوتی ہی اور اکثر خانہ جنگی بھی ہوتی ہی +

جو خط و کتابت خفیہ سابق امیر شیر علیخان اور گورنمنٹ روس میں ہوئی تھی جسکا افشار حال جنرل رابرٹس صاحب پر کابل میں ہو گیا تھا۔ شایع کی گئی ہی + اگست سنہ ۱۸۷۸ء میں امیر شیر علی اور گورنمنٹ روس میں ایک عہد نامہ بدیں مضمون کہ اگر کوئی باہر سے حملہ کرے تو اُسکا بچاؤ اور جو خود حملہ کرے تو دونوں حالتوں میں ایک دوسرے کی معاون ہونگے اور ساتھہ ہی یہہ بھی اقرار طرفین ہو چکا کہ اگر کوئی غیر قوم کابل پر حملہ کرے تو روس مدد دیگا جنرل سٹولیٹاف کی ایک چٹھی مورخہ اکتوبر سنہ ۱۸۷۸ء میں امیر شیر علی کو (بطور نصیحت) تحریر فرماتے ہیں کہ بظاہر اگر تو سرکار انگریزی سے صلح کر لیویں۔ اور خفیتاً آمادہ جنگ رہیں۔ امیر نے جنرل سٹولیٹاف سے ایک چٹھی مورخہ نومبر سنہ ۱۸۷۸ء میں امداد وعدہ شدہ ۳۰۰۰۰ جوانان طلب کی جنرل مذکور نے جواباً تحریر فرمایا کہ بباعث موسم سرما افواج مطلوبہ کا ارسال کرنا محال ہی +

بقیہ کیمیا کا بیان

تیسری گفتگو

کیا پانی ہمیشہ تلے ہی سے گرم ہوتا ہے اگر ہم اوپر سے آگ رکھیں تو بھی گرم نہ ہو +

نہیں اون آب جو آگ کے قریب ہے سو البتہ گرم ہوگا لیکن جب گرم اور ہلکا ہو تب کیونکر تلے اُتریگا۔ اور یہہ عند الامتحان ثابت ہوا کہ اوپر کا پانی کھولنے لگا اور نیچے کا پانی بالکل سرد رہا +

یہہ عجب اچنبے کی بات ہے چاہئے کہ تھوڑا پانی صاف شیشہ میں کھولاویں کہ تمام حقیقت اُسکی ظاہر ہو +

اچھا کسی صاف شیشے میں پانی اور کئی ٹکڑے کہربا کے بھر کر کھولتے پانی میں رکھو تو اُسکے گرم ہونے کی کیفیت معلوم ہوگی کہ اتنا پانی گرم ہوگا سو چاروں طرف کے کنارہ سے اوپر چڑھیگا اور سرد پانی بیچمیں سے نیچے اوتر کر گرم ہوگا اور شیشے کو پانی سے نکالو اور دیکھو کہ بالعکس اُسکے کہربا کنارے سے اوتر کر بیچ چڑھیگا +

بھلا اُسکے عکس ہونیکا سبب کیا ہے +

جب گرم پانی نے شیشے کے چاروں طرف اثر کیا اسیطرح بعد نکالنیکے اُسکے سرد ہوا نے بھی پہلے اطراف کو سرد کیا کہ کہربا اور پانی بسبب سردی اور سنگینی کے نیچے اُترا پھر جب کہربا نے وہاں گرم پانی پایا اور ہلکا ہوا تو اوپر کو اُٹھ آیا +

اگر گرم ہوا اور بخار ہمیشہ اوپر جاتا ہے تو یہہ کس سبب سے ہے کہ جب کوئی پہاڑ پر چڑھے تو ہوا سرد معلوم ہوتی ہے۔ بلکہ بہت بلند پہاڑوں کی چوٹی پر برف گرمیوں میں بھی منجمد رہتی ہے اور البتہ پہاڑ کی چوٹی بہ نسبت زمین کے آفتاب سے نزدیک تر ہے چاہئے کہ ہوا وہاں زیادہ گرم ہو +

سورج تو اِس زمین سے پانچ کروڑ کے فاصلہ پر ہے اور اتنے دور کے فاصلہ پر دونوں کا ایک ہی حال ہے اور ہوا جتنی زمین سے بلند ہوتی ہے اُتنی ہی پھیلتی ہے اور جب پھیل گئی تو گرمی بھی پھیل گئی یہانتک کہ سرد معلوم ہونے لگی +

تو شاید مینہہ برسنے کا بھی یہی سبب ہے کہ جب بخارات اوپر کو چڑھتے ہیں تب وہاں کی سردی پاکر منجمد ہوکر مینہہ برستا ہے +

ہاں یہی سبب ہے لیکن یہہ جاننا چاہئے کہ بخارات دو طور سے پیدا ہوتے ہیں ایک تو پانی کے کھولانے سے اور ایک خود بخود زمین اور پانی کی گرمی سے اِس بخار کے نکلنے سے زمین خشک ہوتی ہے اور اُسیکے برسنے سے تر ہو جاتی ہے یعنے زمین اور پانی سے ہلکا ہوکر ہوا کے ساتھ بخار اُٹھتا ہے لیکن جب ٹھنڈی ہوا سے ملتا ہے تب بوندیوں کا سا ہو جاتا ہے اور ایک دوسرے سے ملکر بھاری ہوکر گرتا ہے۔ اسیطرح اوس بھی زمین پر گرتی ہے اور یہہ ظاہر ہو سکتا ہے اِس سے کہ کھولتے پانی پر اگر سرپوش رکھ دو تو بخارات اُسپر جمع ہوکر بشکل قطروں کے نظر آویگا +

جی ہاں میں نے دیکھا ہے پر اِسکا باعث معلوم نہیں کہ کیا ہے +

سرپوش تو ٹھنڈا تھا اور بخار کی گرمی اُسمیں پہونچکر دور ہوگئی تب وہ پھر اپنے حال پر آگیا یعنے پھر پانی بنگیا +

آپنے آگے فرمایا ہے کہ تمام سیال چیزوں کے کھولانے سے بخار بنتا ہے لیکن سننے میں آیا ہے کہ تیز شراب ہلکی شراب کے بخار کی بو دوں سے بنتی ہے مگر چاہئے کہ ہلکی شراب کا بخار مثل اُسکے ہلکا بنے +

نہیں ہر قسم کی سیال چیزوں کے اُڑانے کو جسے انگریزی میں لکویڈ کہتے ہیں ایک انداز کی گرمی نہ چاہئے مثلاً کسی کو بہت زیادہ اور کسیکو بہت ہی کم۔ چنانچہ شراب اور پانی ملاکر آگ پر رکھیں تو شراب کی بھاپ پہلے نکلیگی بعد اُسکے پانی کی یعنے شراب تو تھوڑی سی گرمی پاکر پہلے اُڑے گی اور بعد اُسکے جب زیادہ گرمی ہوگی تب پانی اوڑیگا۔ اور شراب سے پانی جدا کرنیکا اور بھی ایک طور ہے۔ مثلاً شراب اور پانی ایک برتن میں ملاؤ اور اُسمیں ایک دھجی روئی کی بھگوا کر ایک سرا اُسکا کسی خالی برتن میں رکھو تو پہلے شراب روئی پر چڑھکر خالی برتن میں اوترے گی اور پانی رہجائیگا اور اگر کوئی لکویڈ کسی برتن میں رکھا جاکے جس سے ہوا نکالی گئی ہو تو کم گرمی سے کھولیگا۔ مثلاً پانی کہ تھرمامیٹر کے دو سو بارہ درجے کی گرمی سے کھولتا ہے ہوا کے خالی کئے ہوئے برتن میں ایک سو اسّی درجے کی گرمی سے کھولیگا اور اِسکا امتحان یوں ہو سکتا ہے کہ آدھی بوتل پانی آگ پر رکھو جبتک کہ خوب کھولے اور اِس سے بھاپ اُڑے اور بعد اِسکے کہ بھاپ آدھی بوتل کی ہوا نکالے بوتل کا مُنہہ بند کرو کہ اور ہوا نہ آنے پاوے پھر اُس بوتل کو اگر ٹھنڈے پانی میں رکھو تو جو بھاپ کہ آدھی بوتل میں بھری ہے پانی ہو جائیگا اور جوش موقوف ہوگا مگر تھوڑی دیر کے بعد پانی پھر کھولنے لگیگا کیونکہ اُسپر ہوا کا بوجھ نہیں ہے +

باقی آیندہ

عہدہ امامت کی تعلیم کا واجبی آئین اور اُس آئین کی طریق تحصیل کا تذکرہ

کسی آدمی کو تعلیم دینا اُسکی قوتوں کو چُست اور پُرزور کرنا اور اُنہیں صحیح عمل کی تربیت دینا ہی - ہر آدمی کو تین قسم کی تعلیم ضرور ہی یعنے جسمی عقلی اور قلبی - اِن تینوں میں سے میری رائے میں خادم الدین کے واسطے قلبی تربیت مقدم ہی دوئم عقلی اور سوئم جسمی تربیت - اِس موقعہ پر صرف عقلی تعلیم پر بحث ہوگی +

لفظ عقلی تعلیم میں نہ صرف طالب العلموں کی عقلی طاقتوں کا سدھارنا ہی داخل ہی بلکہ اُنکے ذہن کو کسیقدر معرفت سے بھرنا بھی ضرور شامل کرنا چاہئے البتہ طالب العلم مدرسہ میں اپنے سرمایہ علم کو پورا نہیں کر سکتا فقط اُسکا شروع کر سکتا ہی - لیکن مبتدی ہو کر بھی ضرور ہی کہ جب وہ علمی درجہ پاوے تو ترقی کے لئے وعظ کر سکے اِسلئے جس حالیں کہ ہم اُسکی طاقت کو سُدھارتے ہیں تو ضرور ہی کہ اُسے علم کا ذخیرہ بھی دیویں ایک عمدہ سامان جو اُسی کام کے لئے طیار کرے - ہم لفظ تعلیم کو اسی مطلب سے استعمال کرینگے +

اِس مضمون کو خوب طرح واضح کرنے کے لئے اِن تین سوالوں پر بحث ہوگی اوّل آیا ہندوستان میں خادم الدین تعلیم یافتہ ہونے چاہئے ؟ دوئم اِستعداد کے کس درجہ تک تعلیم ہونی چاہئے ؟ سوئم کیونکر یہہ درجہ حاصل التحصیل ہی ؟ +

اوّل آیا ہندوستان میں خادم الدین تعلیم یافتہ ہونے چاہئے یا نہیں ؟ ہم الفعل لاکہتے ہیں کہ ہونے چاہئے اگر ہندوستان میں سب لوگ بے علم ہوتے اگر وے وحشی اور بغیر تحریری زبان کے ہوتے تب بھی خادم الدین کو اسقدر علم ضروری ہونا چاہئے تھا کہ اُنکو حروف سکھلا سکے اور بائبل پڑھنے کی تعلیم دے سکے - لیکن اہل ہند میں علم عام ہوتا جاتا ہی اور اُن میں بہتیرے عالم موجود ہیں تو ایسے لوگوں کی تعلیم اور ہادیوں کو تعلیم یافتہ ہونے کی ضرورت کیسی کثرت سے ہی +

بعض لوگ کہتے ہیں کہ خدا کا کلام مدرسوں اور کالجوں کی بابت بہت ہی تھوڑا بیان کرتا ہی - لیکن دل اور زندگی کی بابت بہت ہی زیادہ بیان کرتا ہی - جواب میں ہم تسلیم کرتے ہیں کہ کلام الٰہی اِس معاملہ میں ہمارا ہادی ہونا چاہئے خادمان دین خدا کے مقرر کئے ہوئے خادم ہیں اور وہی ہمیں اُنکا کام بتلا اور سکھلا سکتا ہی کہ کیسی قابلیت اور تربیت کی اُنہیں حاجت ہی - اِس بات کو بھی ہم بخطیر مان لیتے ہیں کہ کلام الٰہی دل اور زندگی کی فوقیت کو بڑی فضیلت دیتا ہی وہ سکھاتا ہی کہ خادم الدین بے عیب پرہیزگار صاحب تمیز شائستہ مسافر دوست ہونا چاہئے نہ کہ شرابی یا مار پیٹ کرنیوالا یا ناروا نفع حاصل کرنیوالا بلکہ میانہ رو ہو تکراری اور لالچی نہ ہو اور روح میں سرگرم ہو یہہ اور بہت اور مقام دل اور زندگی کی بابت بیان کرتے ہیں لیکن اور مقام میں جو بہت اور سخت مطالعہ کی ضرورت مناسبت ظاہر کرتے ہیں مثلاً کیا تم یہہ سب سمجھے - (متی ۱۳-۵۱) پھر ہر ایک فقیہہ جو آسمان کی بادشاہت کی تعلیم پا چکا اُس گھر والے کی مانند ہی جو اپنے خزانہ سے نئی اور پُرانی چیزیں نکالتا ہی (متی ۱۳-۵۲) پھر کیا تو بنی اسرائیل کا اُستاد ہی اور یہہ باتیں نہیں جانتا - (یوحنا ۳-۱۰) پھر کیونکہ وقت کے لحاظ سے لازم تھا کہ تم اوستاد ہوتے - مگر تم ابتک اُسکے محتاج ہو کہ کوئی تمہیں پھر سکھاوے کہ خدا کی کلام کی پہلی باتیں کون ہیں (عبرانی ۵-۱۲) اور پھر تعلیم کے موافق ایمان کے کلام کو تھامے رہے تاکہ وہ صحیح تعلیم سے نصیحت کرنے اور برخلاف کہنے والوں کو الزام دینے پر قدرت رکھے +

جنکا منہہ بند کیا جائے - ططس (۱ = ۹ - ۱۱) ایسے مقامات خدمت کی قابلیت بتلاتے ہیں جو رسولی زمانہ کے ربانی بخششوں کے نہ ہونے کے سبب صرف عقلی تربیت ہی سے حاصل ہو سکتے ہیں مثل اور باتوں کے اُسکی بابت بھی جسقدر بیان پایا جاتا ہی نوشتہ اُسکی نسبت زیادہ تر مراد رکھتے ہیں مثلاً ہر ایک لڑکا جو پڑھنا سیکھتا ہی اُسکو بہت باتیں کرنی پڑتی ہیں اوّل ضرور ہی کہ وہ ہر ایک حرف کی صورت سیکھے پھر ہر ایک حرف کی آواز یا آوازیں یعنے اُسکے ہجوں اور لفظوں کی ترکیب پھر ہزارہا لفظوں اصطلاحوں اور جملہ کے معنے - جب تک کہ سمجھ کے پڑھنے کے قابل ہو یہہ سب کچھ حاصل کرنیکے لئے اُسے کئی برس تک تندھی سے پڑھنا پڑتا ہی - لیکن یہہ سب اِن تین لفظوں میں موجود ہیں یعنے نوشتوں میں ڈھونڈھو - اِسیطرح صدہا زبانوں میں جو اقوام اِنسانی میں مستعمل ہیں - بائبل کا ترجمہ کرنا ایک ایسا کام ہی جو ضرور ہی کہ بہت صدیوں تک ہزارہا عالموں کو اِس کام میں لگائے رکھے - تاہم یہہ سب کچھ اور بہت کچھ اِس مختصر حکم میں شامل ہی کہ تم تمام دنیا میں جاکے ہر ایک مخلوق کے سامنے انجیل کی منادی کرو - نوشتوں میں تلاوت ہونا آسمان کی بادشاہت کے لئے تعلیم پانا - اور صحیح تعلیم کی تمیز کرنا - سکھلانا - اور جوابدہی کرنا - ایسے ہی ہیں

اور اس چیز کو جسے ہم تعلیم کہتے ہیں بہت کچھ شامل کرتے ہیں +

باقی آیندہ

منقولات

بقیہ یروشلم کی بربادی

اُسکے سپاہیوں نے یہودیوںکو اپنی سب پناہ گاہوں میں رگید اور اُنکو قتل کیا کہ مارتے مارتے تھک گئے۔ شاید دنیا کے شروع سے ایسی ہولناک خونریزی کبھی نہیں ہوئی بلکہ اُس ایک محاصرہ میں کہتے ہیں کہ دس لاکھ آدمی جان سے مارے گئے جبکہ شہر قبضہ میں آیا تو طیطس نے حکم دیا کہ اُسکی ساری دیواروں کے پتھر پتھر سے اوتارے جائیں۔ بس مسیح کی پیشین گوئی اُس گناہ آلودہ شہر کے حق میں پوری ہوئی +

اِس احوال سے یہہ نصیحت حاصل ہوتی ہے کہ خدا سچا ہے جو کچھ اُسنے کہا اُسکو پورا بھی کریگا۔ مسیح نے کہا کہ آسمان اور زمین ٹلجائینگے لیکن میرا کلام نہ ٹلیگا اور جیسا کہ اُسکی پیشینگوئیاں یروشلم کے حق میں تھیں ہر ایک بات پوری ہوئی تو ہم سچ جانتے ہیں کہ جتنی تسلی اور خاطر جمعی کی باتیں اُسنے اپنے لوگوں سے کہیں اُن میں سے کوئی بات بے ہوئے نہ رہیگی +

مراسلات

شاہراہ یا خدا کی شریعت

خدا نے یہہ باتیں فرمائیں کہ میں خداوند تیرا خدا ہوں تو میرے سامنے کسی دوسرے کو خدا نہ ماننا یہہ پہلا حکم ہے اِس حکم پر یہہ دو سوال ہو سکتے ہیں اول کہ خُدا ماننا کیا ہے۔ دویم کیوں کسی اور کو خدا نہ مانیں۔ خدا کو ماننے سے مراد یہہ ہے کہ ہم کسی ایسے خدا کو مانیں جو ہمارے لئے تین چیزیں کر سکے اور جسکا حق ہو کہ ہم اُس سے تین چیزوں کی اُمید رکھ سکے +

۱۔ ایسے خدا کو ماننا چاہئے جو ہمیشہ ہماری مدد کر سکے مثلاً چھوٹا لڑکا ہمیشہ مدد کا محتاج ہے۔ نابینا ہمیشہ محتاج ہے کہ کوئی راہ دکھاوے۔ بیمار ہمیشہ حکیم کا محتاج ہے۔ اگر ہم غور سے دیکھیں تو ہمارا حال بچے یا اندھے یا بیمار سے ہرگز کم نہیں اور ضرور ہے کہ کوئی ہماری بچوں کی طرح حفاظت اندھوں کی طرح رہنمائی اور بیماروں کی طرح علاج کرے۔ کون یہہ سب کچھ ہمارے لئے کر سکتا ہے۔ ہاں ہمارے والدین دوست و اُستاد بعض بعض اوقات بعض بعض چیزوں میں ہماری مدد کر سکتے ہیں۔ لیکن سب چیزوں میں ہمیشہ نہیں۔ وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ اور نہ ہمیشہ ہمکو مدد دے سکتے ہیں جبکہ وہ ہمارے ساتھ بھی ہوں۔ مثلاً جبکہ آدھی رات کو وہ خود بھی میٹھی نیند سوتے ہیں تو ہماری کیا مدد کریں شعر۔ چو اعمی شود رہبر مخو خویش۔ بجاے در افتند مرد و فریر۔ یا جب ہم سفر میں اکیلے ہوں تو وہ ہماری کیا مدد کر سکتے ہیں۔ وہ تو مدد کے خود محتاج ہیں۔ اسلئے ہمارے لئے کوئی ایسا ہونا چاہئے کہ ہر جگہہ ہمارے ساتھ ہو جسکی آنکھ کبھی سو نہ جائے اور جسکا بازو کبھی تھک نہ جائے۔ ایسا شخص کون ہے جسمیں یہہ صفتیں ہوں۔ کیا ہمارا خدا ایسا نہیں۔ کیا وہی ہر جگہہ ہمارا معاون اور ہر وقت ہمارا مددگار نہیں ہے کہ خطرے سے ہمکو بچاوے وہ فرماتا ہے کہ میں خطرے کی ہر ایک مدد کو تیار ہوں۔ داؤد کہتا ہے کہ خدا میرا مددگار ہے میں کس سے ڈروں۔ پھر چاہئے کہ خدا ایسا خدا ہو کہ تمام روئے زمین پر ایک ہی وقت مختلف لوگوں کی حاجت براری اور مدد کرے۔ اور بالضرور ایسا ہی خدا ماننا لازم ہو کہ قادر مطلق اور حاضر و ناظر ہو +

۲۔ خدا کی دوسری صفت یہہ ہو کہ وہ ہمکو ہمیشہ بچا سکے ہماری روح و جسم کو اکثر خطرہ ہوتا ہے اور ہمکو ایسا خدا چاہئے کہ دونوںکو بچا سکے۔ مثلاً جب دانیل نبی شیروں کی غار میں ڈالا گیا تو اُسکو ایسے خدا کی ضرورت تھی کہ اُسکو شیروں کے پنجے سے بچاوے اور ہمارے خدا میں وہ صفت اُسنے دیکھی۔ یا جب کہ تین یہود جلتے تنور میں ڈالے گئے کیونکہ اُنہوں نے نبوکدنضر کی تصویر کو سجدہ نہ کیا تو اُنکو ایسے خدا کی ضرورت تھی کہ اُنکو جلتی آگ سے بچاوے۔ اور ہمارا خداوند اُنکو ویسا ہی ملا۔ یا جبکہ شاگرد بحر گلیل میں ہوا اور طوفان کے سبب پانی میں ڈوبنے پر تھے تو اُنکو ایک ایسے خدا کی ضرورت تھی کہ طوفان کی تندی کو تابع کر سکے۔ اور اُنہوں نے مسیح یسوع کو اُٹھایا جسنے سمندر اور ہوا کو ڈانٹا اور فی الفور بڑا نیوا ہو گیا۔ ہاں ہمکو ایک ایسے خدا کی ضرورت ہے کہ ہمکو دنیا کی طوفان میں ڈوبنے سے بچاوے اور فی الحقیقت مسیح ویسا ہی خداوند ہے۔ وہ ہمارے جسم کا نجات دہندہ ہو سکتا ہے اور ہماری روح کا بھی۔ روح تو جسم سے زیادہ قیمتی ہے وہی روح کا بچانیوالا ہے +

ہمنے بہت گناہ کئے ہیں جنکا معاف ہونا ضرور ہے ہماری ضمیر ہمکو ہمارے گناہ کے سبب ملزم ٹھہرا کر تکلیف دیتی ہے اور یہہ بھی ضرور ہے کہ یہہ ضمیر امن و چین پاوے ہمارے دل جو شریر ہیں از سر نو پیدا ہونے ضرور ہیں

ورنہ ہمکو کبھی آئندہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور چاہئے کہ وہ خدا جسکو ہم مانیں یہہ سب صفات رکھتا ہو۔ اب فرض کرو میں گھڑی کے مین سپرنگ یا کمانی کو توڑدوں تو وہ ٹھہر جاوے گی۔ میں مرمت کرنے کی کوشش کرتا ہوں پر بیفایدہ پھر اگر میں کفش دوز۔ سونار۔ لوہار یا نجار پاس لیجاؤں تو وہ بھی اُسکو درست نہیں کر سکتے لیکن صرف گھڑی ساز کر سکتا ہے جو کہ اُسمیں نئی کمانی لگادے اور تب گھڑی چلنے لگے گی۔ اسیطرح ہماری روح بھی گھڑی کے مانند ہے گناہ نے اُسکا مینسپرنگ توڑ دیا ہے چاہئے کہ یہہ دلکی کمانی سر نو لگے اور یہہ کام صرف خداوند مسیح کر سکتا ہے اور ونکے پاس جانا تو ایسا ہے جیسا کہ گھڑی نیوانیکو لوہار۔ بافندہ وغیرہ پاس جانا۔ وہ خود فرماتا ہے کہ اے زمین کے سب اطرف میری طرف دیکھو کیونکہ میرے سوائے اور کوئی خدا نہیں ہاں اُسکا ہی خون ہمکو سب گناہ سے پاک کر سکتا ہے۔ ایسے ہی خدا کی ہمکو ضرورت ہے پس چاہئے کہ سب اُسکو قبول کرلیں +

۴۔ چاہئے کہ وہ خدا ہمکو خوش کر سکے۔ جبکہ ہم عیش و عشرت صحت و تندرستی خویش و اقربا یار و دوستوں میں ہوتے ہیں تو شاید ہم خیال کرتے ہیں کہ ہم خدا کے بغیر بھی خوش ہو سکتے ہیں پر جبکہ دکھ و مصیبت آپڑتی خوشی کے اسباب جُدا ہو جاتے اور دوست جنکو ہم خوشی کا وسیلہ خیال کرتے تھے کوچ کر جاتے ہیں تب چاہئے کہ کوئی ہمکو خوش کرنیوالا ہوئے۔ خصوصاً جبکہ ہم خود مرنے لگیں جبکہ ہمکو معلوم ہو کہ ہمارے سب دوست اور جو کچھ کہ ہم دنیا میں پیار کرتے تھے ہمسے جُدا ہونے لگا ہے تو ہمکو خاصکر ایسے خدا کی ضرورت ہے کہ ہمکو خوش کرے۔ تجربہ اور تواریخ گواہ ہیں کہ مسیح ایسا کرتا ہے۔ ہزارہا شخص کہتے ہیں کہ ہاں وہ ہمکو ہر حال خوش کرتا ہے۔ اگر موقع ہوتا تو بہت سی نظیریں پیش کیجاتیں پر شاید ایک ہی کافی ہوگی +

ایک پانچ یا چھہ سالہ بچہ جو کہ اپنے والدین کا نہایت ہی پیارا تھا مرنے پر تھا اُسکے باپ نے جو کہ اُسکو بہت پیار کرتا تھا اُس سے پوچھا کہ تم اپنے عزیز والدین کے ساتھ رہنا یا آسمان میں یسوع مسیح کے ساتھ رہنا پسند کرتے ہو تو اُسنے بڑی خوشی سے جواب دیا کہ وہ آسمان میں مسیح کے پاس جانا زیادہ پسند کرتا ہے اور اُسکے ساتھ ہونا +

پس یہہ سب صفات مسیح میں ہیں۔ ایسے خدا کو قبول کرنا ضرور ہے +

باقی آئندہ

اخبارات تاربرقی

کابل۔ ہمارے خاص کارسپانڈنٹ صاحب کابل سے لکھتے ہیں کہ ایوبخان کی افواج مندرجہ ذیل طریقہ پر منقسم ہیں +

سردار عبداللہ جان اور محمد ہاشم خان معہ ۶ ہزار آدمیوں اور ۳ توپوں کے فرح میں مقیم ہے اور ایوبخان معہ خاص فوج کے جنکی تعداد ۷ رجمنٹ پیادگان اور دو جماعتیں اُسکو اڈرن ہے ہرات میں ہے خبر ملی ہے کہ پشت ضلع کے لوگ فوج کے سرگروہوں کے معاون ہیں جنرل حیدرخان کا ایک بھائی اسیر کی طرف سے میمنہ کو جانے کے لئے نایب مقرر کئے گئے ہیں تاکہ وہاں کے حالات سے اطلاع دیتے رہیں۔ سردار عبداللہ خان۔ احمد علیخان بدو گورنر میمنہ شبیار خان اور قرب وجوار کے اضلاع پر قابض ہیں۔ محمد عیسیٰ خان جو برائے نام گورنر ترکستان ہیں تخت پل میں وارد ہیں مگر افواہ ہے کہ وہ اپنی رعایا پر اعتبار نہیں رکھتے۔ کہا گیا ہے کہ سمرقند سے روسی قاصد امیر سے دوستانہ برتاؤ سے ملاقی ہوئے قریب ایک ہزار پانسو لدو ٹٹو شیرپور کی چھاؤنی میں جمع کئے گئے ہیں مگر یہہ معلوم نہیں کہ اس سے کیا مدعا ہے +

قوم مزرس جو تھوڑے دن ہوئے کہ برسر بغاوت تھی شکست پاگئی اور آئندہ زر محصول اُنسے تیسرے سال لیا جایا کریگا۔ اور بارہ ہزار من غلہ گندم اُنکو ایک دفعہ دینا پڑیگا لال پورہ اور جلال آباد سے شنواری قوم کے برخلاف جو حملہ ہوا تھا اُسکی بابت کوئی خبر نہیں ملی مگر یہہ افواہ ضرور ہے کہ معزاللہ خان باغی ہو گیا ہے اور اُسکی ہمراہ دیگر سردار سابق امیر یعقوبخان کے وجہہ سے شامل ہوگئے ہیں اور رجگالک ملک اُنکے ہاتھ میں آگیا ہے اور کابل کو جو سڑک جاتی ہے وہ پھر پُر خطر ہوگئی ہے +

لنڈن۔ ۹ر فروری ۱۸۸۱ء۔ سب سے پچھلی خبریں جو ٹرنسوال سے آئی ہیں اُنسے معلوم ہوتا ہے کہ سرایے کالی صاحب کے خیمہ سے پھر کچھہ سلسلہ خط و کتابت جو قبل ازیں بالکل توڑا گیا تھا بحال ہوگیا ہے +

سرایے کالی صاحب نے رجمنٹ رائفلز نمبر بور لوگونکو۔ جو رابطہ خط و کتابت کو توڑنے پر مستعد تھے۔ تتر بتر کرنے کے لئے روانہ فرمایا ہے +

اخبار سٹینڈرڈ کے (ایک فقرہ) میں شایع ہوچکا ہے کہ جناب صاحب کمانڈر انچیف نے قندھار پر قبضہ رکھنے کے لئے بہت زور شور سے رائے دی ہے +

دوپہر کے وقت خبر پہونچی کہ کل سرجارج کالی صاحب نے بور لوگوں پر مابین (نیوکیسل اور ان لوگوں کے) حملہ کیا اور اُنکو شکست دی۔ سرکار کی طرف سے تعداد جوانان مقتول و زخمی ۱۵۰ تھے مگر طرف ثانی کا بڑا نقصان ہوا +

لنڈن ۱۰ فروری ڈیلی ٹیلیگراف کے ایک فقرہ میں مرقوم ہے کہ ہوس آف کامنز میں کل ایک افواہ ہو رہی تھی کہ مسٹر پارنیل صاحب کو ماخوذ کرنے کے لئے وارنٹ جاری ہوا ہے +

قندھار ۔ ۸ فروری سنہ رواں کو جو تار قندھار سے ملی ظاہر کرتی ہے کہ ایک قاصد ہرات بیان کرتا ہے کہ وہاں بالکل امن و امان ہے ۔ ہاشم خان فوج میں ہے ۔ سردار بہلود خان ۔ دوست محمد خان ۔ حیدر خان معہ جہانداد خان کیچک اور دو گلے گھوڑا کر تین دن بعد پہونچنے بہلود خان اور دوست محمد خان کے ہرات میں) مارے گئے +

جنرل ہیوم صاحب نے میوند کی فوج کو دسویں تاریخ ماہ حال کو واپس آنے کا حکم دیدیا +

قندھار مورخہ ۱۰ فروری کی تار سے معلوم ہوا کہ جنرل ولکنسن صاحب کی فوج میوند سے ۱۰ تاریخ کو جلد ہی اُسی راستہ سے وہ واپس چلی ہے جس راستہ سے وہ گئی تھی اور ۱۲ تاریخ کو وہ قندھار میں پہونچ جاوے گی ۔ میوند کے قرب و جوار میں بالکل امن ہے لیکن ایک گروہ الکئی قوم کا ماتحت قلندر خان کے قلعہ خا زمین جو پرلی طرف ہلمنڈ کے واقع ہے جمع ہو رہا ہے اور گل محمد خان کے بعض خاصہ برداروں کے جو اشیا خوردنے فوج وغیرہ جمع کر رہے تھے ہتھیار چھین لئے ہیں ۔ وہ زمینداروں کے قافلوں کو روکتا تھا ۔ ڈھاکہ کے محاصل جمع کرنیوالے کا نایب مرزا نام ایک گانو موسومہ تواجاب پرلے کنارے اُس ضلع کے اُنکے ہاتھ سے قتل کیا گیا ۔ اُسکی بابت کوئی مفصل حال ابھی تک نہیں آیا ۔ نش کے ملک خود بخود قندھار میں آگئے اور بندوبست کرنا شروع کیا واسطے ادا کرنے بقایا زر محاصل جو اُنکی طرف باقی تھا اور واپس چلے گئے ہیں اور اپنے میں سے ایک کو ضمانتاً چھوڑ گئے ہیں ۔ زرمی اور اچک زئی گانو کے ملک (جو تمام خط و کتابت کے راستو نسپر ہیں) جو ایم رانمرئی میں حسب مطالب جرمانہ ہوئے ہیں مگر اب بوجہ زمستان موقوف ہوتے جاتے ہیں اور تاخت و تاراج اُس گروہ کی جنہوں نے کئی چوبیاں شہر کے آس پاس ہیں کی تھیں بند ہو گیا ہے ۔ یہ موسم سرد تر ہے لیکن تاہم نفیس ہے ۔ مسافروں کی زبانی معلوم ہوا کہ کابل کی سڑک پر برف بالکل نظر نہیں آتی ۔ شہر میں غلہ وغیرہ بکثرت ہے نرخ بدستور ہے +

چند نکار پوری ہندو قندھار کو چھوڑ کر ہندوستان میں چلے آئے ہیں وجہ یہ ہے کہ اُنہوں نے سُنا ہے کہ قندھار کو خالی کر دیا جاوے گا ۔ مگر کوئی پارسی وان نہیں آیا مگر بہت سے اُن میں سے آنے کے واسطے آمادہ ہیں +

لودیانہ

جمعہ کے روز ۹ بجے صبح کے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک پنجاب یہاں رونق افروز ہوئے ۔ تشریف آوری سے ایک روز پیشتر جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے شہر کے شاہزادگان و رئیسان و ممبران میونسپل کمیٹی و کورسی نشینان کو اطلاع دی کہ کل علی الصباح جمالپور کی سڑک پر برائے پیشوائی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر موجود رہو ۔ چنانچہ بہت سے صاحبان وہاں موجود ہوئے جسوقت صاحب موصوف معہ سکرٹریان وغیرہ کے موقع پر پہونچے اور رؤسا کو دیکھا تو گھوڑے کو کھڑا کیا اور ہر ایک کا سلام خندہ پیشانی سے لیا اور پھر آہستہ آہستہ آغا حسن جان صاحب کے مکان کے متصل دروازہ میں سے جو نہایت عمدہ بنا اور سجا ہوا تھا گذرے اور تمام چوڑے بازار میں اسیطرح آئے ۔ خلقت کا بڑا بھاری ہجوم تھا ۔ سنیچر کے روز حضور ممدوح نے مشن اسکول کا معائنہ فرمایا اور قریب ایک گھنٹہ تک طلبہ کا امتحان لیتے رہے ۔ بعد میں جناب پادری ویریصاحب سے فرمایا کہ میں یہاں کی ترقی تعلیم کو دیکھ کر بہت خوش ہوا ۔ یہ اسکول پنجاب میں ایک اعلیٰ درجہ کا اسکول ہے ۔ سنیچر کے روز ۲ بجے کے قریب نواب صاحب مالیر کوٹلہ سے سردار علی محمد خانصاحب کی کوٹھی میں جو جھاڑ و فانوس و دیگر تکلفات سے آراستہ کی گئی تھی ملاقات بازدید ہوئی ۔ پیر کے روز حضور معتمد الیہ پھلور تشریف لیگئے +

چونکہ ہمارے جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی طبیعت جو کہ عرصہ سے علیل تھی اسلئے آتشبازی و روشنی نہیں کی گئی بلکہ جو ایک جلسہ نسبجانب باشندہ و کشوری لعل و منالال باغ کی بابت ہونیوالا تھا اور تمام شہر کے لوگوں کی دعوت بھی ہو چکی بذریعہ اطلاع موقوف رہا +

۱۴ فروری کو جناب صاحب کمشنر کے اجلاس سے مسمات برتابی کو جنسے دیوالی کے ایام میں ایک دو سالہ طفلک کو مار ڈالا تھا سزائے پھانسی تجویز ہوئی اور مسمات نورالہی کو بھی جنسے موضع آنڈلو تھانہ رائے کوٹ میں ایک لڑکی کو قتل کر دیا تھا پھانسی کی سزا دیگئی ۔ اور مسمی عبداللہ کو جسنے لودیانہ کی سڑک میں ایک کسبی کا گلا کاٹا تھا اور وہ مرنے سے بچ گئی تھی عمر قید ہوئی +

مردم شماری کا کام جو عرصہ سے یہاں بلکہ تمام ہندوستان میں بڑی سرگرمی سے ہو رہا تھا اور بعض جاہل اُسکی نسبت طرح طرح کا گمان کرتے تھے آج رات کو ختم ہو جائیگا +

ازعدالت منتظم جایداد نادارن مسٹر سٹیفن صاحب بہادر جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر ضلع لودیانہ

مقدمہ ناداری - نمبر (۲) بابت ۱۸۹۰ء

اشتہار حسب دفعہ ۳۴۷ - ایکٹ نمبر ۱۸۷۷ء

جوکہ سرفراز علیخان قوم پٹھان ساکن چھجھ جال لودیانہ نے حسب دفعہ ۳۴۴ ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۷ء درخواست اپنی عدالت ہذا میں پیش کردی ہے چنانچہ بعد سماعت عذرات ناداری اور قرضخواہان کے عدالت ہذا نے سرفراز علیخان کو نادار قرار دیدیا ہے اور نادار مذکور نے واسطے ادائے قرضہ زنگی خود دینا ۵ ماہانہ قبول کرکے اور تقسیم کیا جانا انکا مابین قرضخواہان کے بحصہ رسد تسلیم کرلیا ہے اسلئے اشتہار ہذا برائے آگاہی جملہ قرضخواہان مشتہر ہوکر حکم ہوتا ہے کہ تا قائمی انتظام مذکورہ کے سرفراز علیخان مواخذہ نالشات وغیرہ عدالت دیوانی سے مستثنیٰ سمجھا جاوے مرقوم ۲۵ مئی ۱۸۹۱ء +

ازعدالت منتظم جایداد نادارن مسٹر سٹیفن صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر ضلع لودیانہ

مقدمہ ناداری - نمبر (۲) بابت ۱۸۷۹ء

اشتہار حسب دفعہ ۳۴۷ - ایکٹ نمبر ۱۰ ۱۸۷۷ء

جوکہ سردار محمد جلال الدین پنشنخوار ساکن لودیانہ نے حسب منشائے دفعہ ۳۴۴ - ایکٹ نمبر ۱۰ ۱۸۷۷ء درخواست اپنی عدالت ہذا میں گذرانکر حسب رضامندی قرضخواہان خود بغرض ادائے قرضہ زنگی خود مبلغ ۵ ماہانہ دینا قبول کرکے اور تقسیم کیا جانا انکا مابین قرضخواہان بحصہ رسد تسلیم کرلیا ہے چنانچہ حسب مذکورہ صدر عملدرآمد ہو رہا ہے اسلئے اشتہار ہذا برائے آگاہی جملہ قرضخواہان نادار مذکور کے مشتہر کیا جاتا ہے کہ تا قائمی انتظام مذکور الصدر کے سردار محمد جلال الدین مواخذہ دیوانی از قسم نالشات وغیرہ سے مستثنیٰ سمجھا جاوے مرقوم ۲۲ جولائی ۱۸۹۰ء +

ازعدالت منتظم جایداد نادارن مسٹر سٹیفن صاحب بہادر جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر بہادر ضلع لودیانہ

مقدمہ ناداری - نمبر (۴) بابت ۱۸۷۹ء

اشتہار حسب دفعہ ۳۴۷ - ایکٹ نمبر ۱۰ ۱۸۷۷ء

جوکہ محمد یعقوبخان قوم پٹھان پنشنخوار ساکن چھجھ جال لودیانہ نے درخواست اپنی حسب منشائے دفعہ ۳۴۴ - ایکٹ ۱۸۷۷ء گذرانکر اپنے تئیں ثابت کرادیا ہے کہ وہ نادار ہے اور عدالت ہذا نے اسکی ناداری منظور کرلی ہے - نادار مذکور نے جملہ جایداد منقولہ وغیر منقولہ عدالت ہذا کے سپرد کردی تھی چنانچہ رسیور نے جملہ جایداد نیلام کرکے زر نیلام کو مابین قرضخواہان نادار کے بحصہ رسد تقسیم کردیا اور برائے آئندہ تا بیباقی قرضہ زنگی خود کے نادار نے ۵ اپنی پنشن سے ماہانہ دینا قبول کیا ہے چنانچہ ہر ماہ بر ۵ بھی بحصہ رسد باہم قرضخواہان تقسیم کردئے جاتے ہیں اسلئے اشتہار بغرض آگاہی جملہ قرضخواہان مشتہر کر حکم ہوتا ہے کہ تا قائمی انتظام مذکورہ صدر کے محمد یعقوبخان نادار کو مواخذہ عدالت دیوانی از قسم نالشات وغیرہ سے مستثنیٰ سمجھا جاوے ۲۵ مئی ۱۸۹۱ء +

ازعدالت منتظم جایداد نادارن مسٹر سٹیفن صاحب بہادر جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر بہادر ضلع لودیانہ

مقدمہ ناداری - نمبر (۵) بابت ۱۸۷۹ء

اشتہار دیوالیہ قرار دیا جانیکا

جوکہ بدھاول پسر نانومل قوم بانیہ ساکن لودیانہ کی حسب منشائے دفعہ ۳۴۴ ایکٹ نمبر ۱۰ ۱۸۷۷ء کے درخواست اپنی عدالت ہذا میں پیش کرکے جملہ جایداد منقولہ وغیر منقولہ کو عدالت ہذا کے سپرد کردیا تھا چنانچہ جایداد مذکور نیلام ہوکر زر نیلام بحصہ رسد مابین قرضخواہان بدھاول نادار تقسیم کردیا گیا چونکہ اصلی رقم قرضہ کا ایک ثلث ادا ہو چکا اسلئے عدالت ہذا نے جملہ ذمہ واری قرضہ ہائے برائے آئندہ بدھاول نادار کو حسب منشائے دفعہ ۳۵۵ ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۷ء بری کردیا ہے لہذا اشتہار بغرض آگاہی جملہ قرضخواہان بدھاول نادار مذکور مشتہر ہوکر مطلع کیا جاتا ہے کہ بدھاول نادار برائے آئندہ ہر ایک قسم کی ذمہ واری قرضہ ہائے اور نیز ہر ایک قسم کے مواخذہ عدالت دیوانی سے بری کیا گیا ہے مرقوم ۲۵ مئی ۱۸۹۱ء +

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ سنیکونیا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہے خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلاں کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہے قیمت فی پوڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کی گئی ہے اور ترکیب استعمال بھی پنساریوں کے پاس چھپی ہوئی ہے جو چاہے اُنسے دریافت کرے اور دوائے مذکور خرید لے +

دستخط
جی - ای - ویکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویریصاحب کے اہتمام سے چھپا